

تحقیق

حدیث حضرت ابو حمید الساعدیؓ

در مسئلہ رفع الیدین

مؤلف

مولانا مفتی علی معاویہ بہاری

(فاضل مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ)

ناشر

احسان خان مکان نمبر C124 بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

0343-4863345، 0332-8573411

جملہ حقوق بحق مؤلف و ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	تحقیق حدیث حضرت ابو حمید الساعدیؓ در مسئلہ رفع الیدین
مؤلف	مولانا مفتی علی معاویہ بہاری
کمپوزنگ	ماہیر گرافکس 0300-0074745
ٹائٹل	حافظ محمد مجاہد 0333-8276791
صفحات	32
اشاعت	2024
قیمت	

ملنے کے پتے

(۱)..... احسان خان مکان نمبر 124 C بلاک بہاری کالونی گوجرانوالہ

(۲)..... مکتبہ ادارۃ النعمان، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ

(۳)..... مکتبہ اہل سنت مرکز اہل سنت چک 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

بسم الله الرحمن الرحيم

فریق مخالف کی تیسری دلیل:

(حدیث حضرت ابو حمید ساعدیؓ چار مقام والی)

حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا عبد الحميد بن جعفر حدثنا محمد بن عمرو قال شهدت ابا حميد في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة بن الربيعي رضى الله عنه يقول انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا كيف؟ فقال الله ما كنت اقدمنا له صحبة ولا اكثرنا له اتباعا قال: رقبته، قالوا: فاذا ذكر قال كان اذا قام الى الصلوة رفع يديه واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع واذا قام من الركعتين فعل مثل ذلك.

امام بخاریؒ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے مسدد نے، وہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سعید نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عبد الحمید بن جعفر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے محمد بن عمرو نے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حمیدؓ دس صحابہ کی مجلس میں فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ بھی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ تم کیسے زیادہ جان سکتے ہو جب کہ نہ تم ہم سے پہلے ایمان لائے اور نہ ہی زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تو انہوں نے کہا میں صرف نماز کے مسائل ہی پر توجہ دیتا رہا تو انہوں نے کہا پھر بیان فرمائیے تو انہوں نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے پھر جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے پھر بھی رفع الیدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو بھی رفع الیدین اسی طرح کرتے۔

(جزء رفع یدین امام بخاری ص ۳۷ حدیث نمبر ۳، مترجم خالد گر جاکھی مکتبہ ادارہ احیاء السنہ)

اس حدیث کے کئی جواب ہیں ترتیب وار ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر ۱:

یہ حدیث شدید ضعیف ہے اس کی سند درست نہیں اس حدیث کی سند میں ایک راوی عبد الحمید بن جعفر ہے جو اس سند کا مرکزی راوی ہے۔ اس پر محدثین نے سخت جرح کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں ”لا یحتج بہ“ کہ عبد الحمید بن جعفر سے دلیل پکڑنا درست نہیں۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۳۹، دار المعرفۃ بیروت)

(۲) امام نسائی فرماتے ہیں ”لیس بالقوی“ کہ یہ حدیث میں قوی نہیں۔

(کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۱۶۹، مؤسسة الکتب بیروت)

(۳) امام ابن حبان فرماتے ہیں ”ربما اخطأ“ اس نے اکثر اوقات خطا کی ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۱۱۲، حیدرآباد دکن)

(۴) امام طحاوی فرماتے ہیں ”فانہم یضعفون عبد الحمید“ محدثین کرام نے عبد الحمید بن جعفر کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (شرح معانی الآثار طحاوی جلد ۱ ص ۱۳۴، مجتہائی)

(۵) امام سفیان ثوری بھی اس کی تضعیف کرتے ہیں۔ چنانچہ امام ذہبی فرماتے ہیں ”کان الثوری یضعفه“ (میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۳۹ بیروت)

(۶) علامہ زبیلی فرماتے ہیں ”والظاهر انه غلط فی هذا الحدیث“

عبد الحمید بن جعفر نے اس حدیث میں غلطی کی ہے۔

(نصب رایہ جلد ۱ ص ۳۴۴ بحوالہ خزائن السنن)

(۷) حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ”صدوق رمی بالقدر وربما وہم“

سچا تو ہے مگر اس پر تقدیر کے انکار کا الزام لگایا گیا ہے اور اکثر اوقات اسے وہم ہوتا تھا۔

(تقریب جلد ۱ ص ۵۵۴ قدیمی)

(۸) امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں ”کان یری القدری“ یہ تقدیر کا منکر تھا۔

(تہذیب الکمال جلد ۱۶، ص ۴۱۹، مؤسسة الرسالہ)

(۹) امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ”قال علی بن مدینی کان یقول بالقدر“ کہ علی بن

مدینی فرماتے ہیں کہ عبد الحمید قدری (راوی) ہے۔ (میزان جلد ۲ ص ۵۳۹)
 (۱۰) امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ ”یحییٰ بن سعید عبد الحمید سے روایت لیتے تھے اور
 ساتھ ہی اسے ضعیف بھی کہتے تھے اور یہ تقدیر کا منکر تھا۔

(تہذیب التہذیب جلد ۶، ص ۱۱۲، تہذیب الکمال جلد ۱۶، ص ۴۱۸)
 اور تقدیر کے منکر کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان حدیث پاک
 میں موجود ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من امتي
 ليس لهما في الاسلام نصيب المرءنة والقدرية.

(ترمذی جلد ۲، ص ۳۷، باب ما جاء في القدرية حديث نمبر ۲۱۴۹)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں دو قسم کے لوگوں کے لیے اسلام میں
 کوئی حصہ نہیں ہے (۱) مرجہ (۲) قدریہ۔
 قدریوں کے متعلق امام مالک کا فیصلہ:
 لا يصلي خلف القدرية ولا يحمل عنهم الحديث.

(الكفاية في علم الرواية ص ۱۲۴)
 قدریوں کے پیچھے نہ نماز پڑھی جائے اور نہ ہی ان سے کوئی روایت لی جائے۔
 لہذا ہم عبد الحمید بن جعفر کے ضعیف، مجروح اور بدعتی قدری ہونے کی وجہ سے اس کی
 روایت کو قابل عمل نہیں سمجھتے بلکہ امام مالک کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے (کہ ان سے
 روایت نہ لی جائے) اس کی روایت کو رد کرتے ہیں۔

اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جیسا کہ گزر چکا ہے کہ قدریہ کا اسلام میں کوئی
 حصہ نہیں ہے تو بھلا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو اس کی روایت کیسے قابل عمل اور قابل
 حجت ہو سکتی ہے؟

جواب نمبر ۲:

یہ حدیث منقطع ہے جزء رفع الیدین کی اس حدیث میں حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ

عنے کا دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے نماز پڑھ کر دکھانے کا ذکر ہے اور ان دس صحابہ کرامؓ میں سے صرف ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کا ہی ذکر ہے۔ باقی نو (۹) صحابہؓ کا جزء والی اس روایت میں ذکر نہیں ہے۔ جبکہ ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کا اس روایت میں ذکر کرنا یہ عبد الحمید بن جعفر کی غلطی اور اس کا وہم ہے۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ محمد بن عمرو بن عطا کہتے ہیں۔

شهدت ابا حمید فی عشرة من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
احدهم ابو قتادة. (جزء حدیث نمبر ۳، ابو داؤد، جلد ۱، ص ۱۰۶)

میں ابو حمید ساعدیؒ کے پاس دس صحابہ کرامؓ کے درمیان حاضر ہوا جن میں ابوقتاہؓ بھی تھے۔ حالانکہ محمد بن عمرو بن عطاء نے حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہی نہیں ہے جیسا کہ امام طحاوی الحنفی (المتوفی ۳۲۱ھ) فرماتے ہیں

والذی رواہ محمد بن عمرو فغیر معروف ولا متصل عندنا عن ابی حمید لان فی حدیثہ انه حضر ابا حمید و ابا قتادة و وفاة ابی قتادة قبل ذلك بدھر طویل. (شرح معانی الآثار المعروف طحاوی جلد ۱، ص ۱۵۴، مجتہبائی)
وہ حدیث جو محمد بن عمرو بن عطاء نے روایت کی ہے وہ غیر معروف غیر متصل ہے اس وجہ سے کہ ان کا کہنا ہے کہ حضرت ابو حمید کی مجلس میں حضرت ابوقتاہؓ بھی حاضر تھے حالانکہ ان کی وفات اس سے بہت عرصہ پہلے ہو چکی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس مجلس میں ابوقتاہؓ موجود ہی نہیں تھے بلکہ بقول امام طحاویؒ کے کہ ان کی وفات اس واقعہ سے کافی عرصہ پہلے ہو چکی تھی کیونکہ اس مسئلہ میں صحیح اور تحقیقی بات یہ ہے کہ حضرت ابوقتاہؓ کا جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا تھا ان ہی کے دور خلافت میں ابوقتاہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے ہیں جبکہ حضرت علیؓ خود ۴۰ھ میں شہید ہوئے۔ چنانچہ امام بخاریؒ کے استاد ابوبکر ابن ابی شیبہؒ فرماتے ہیں۔

حدثنا عبد الله بن نمير و وكيع قال حدثنا اسماعيل بن ابی خالد عن موسى ابن عبد الله بن يزيد قال صلی علی علی ابی قتاده.
(مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۳ ص ۱۸۷، مکتبہ امدادیہ)

ہم سے ابن نمیر اور وکیع نے بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے بیان کیا، وہ موسیٰ ابن عبد اللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ابوقنادہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اسی طرح امام طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں کہ
ان علیا صلی علی ابی قتادہ (شرح معانی الآثار طحاوی، جلد ۱، ص ۱۵۴، ۲۸۷)
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوقنادہؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔
علامہ خطیب بغدادی الشافعی (المتوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ
توفی ابو قتادہ الحارث بن ربیع سنة ثمان وثلاثین فی خلافتہ علی
وصلی علیہ علی بالكوفة.

(تاریخ بغداد جلد ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ نور الصباح جلد ۲ ص ۱۴۶)
حضرت ابوقنادہؓ ۳۸ھ میں فوت ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت
علیؑ نے کوفہ میں ان کا جنازہ پڑھایا۔
حافظ ابن حجر عسقلانی الشافعی (المتوفی ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں۔
ان ابا قتادة قد مات فی خلافة علی وهذا هو الراجح.

(تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۲۰ بحوالہ نور الصباح جلد ۲)
بے شک حضرت ابوقنادہؓ حضرت علیؑ کی خلافت میں فوت ہوئے ہیں اور یہی بات رائج
اور درست ہے۔

قارئین کرام! ان حوالہ جات سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی ہے کہ حضرت ابوقنادہؓ کی
وفات حضرت علیؑ کے زمانہ خلافت میں ہوئی ہے اور یہی بات رائج ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر
نے فرمایا ہے جبکہ حضرت علیؑ کی شہادت ۴۰ھ میں ہوئی تو اس اعتبار سے حضرت ابوقنادہؓ کی
وفات ۴۰ھ سے پہلے ہوئی ہے اور بقول خطیب کے حضرت ابوقنادہؓ کی وفات ۳۸ھ میں ہوئی۔
جبکہ محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش حضرت ابوقنادہؓ کی وفات والے سال ہوئی ہے یا اس
کے بعد کیونکہ محمد بن عمرو بن عطاء کی کل عمر ۸۳ سال ہے جیسا کہ ابن حبان کے حوالہ سے حافظ ابن
حجر نے تہذیب التہذیب جلد ۹، ص ۳۷۴ میں نقل فرمایا ہے۔ حافظ ابن حجر مزید فرماتے ہیں کہ

محمد بن عمرو بن عطاء انما مات بعد سنة عشرين ومائة.

(تہذیب التہذیب جلد ۹، ص ۳۷۵)

پختہ بات ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء کی وفات ۱۲۰ھ کے بعد ہوئی ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ محمد بن عمرو بن عطاء کی وفات ۱۲۰ھ کے بعد ہوئی لیکن کب ہوئی اس بارے میں علامہ عینی الحنفی (المتوفی ۸۵۵ھ) البنائیہ شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں کہ

محمد بن عمرو بن عطاء توفی فی خلافة ولید بن یزید بن عبد الملک و کانت خلافتہ فی سنة خمس وعشرين ومائة.

(البنائیه شرح ہدایہ جلد ۲، ص ۲۵۹ بیروت)

محمد بن عمرو بن عطاء کی وفات ولید بن یزید بن عبد الملک کی خلافت میں ہوئی اور ولید کی خلافت (حکومت) ۱۲۵ھ میں شروع ہوئی تھی۔

ان تمام حوالہ جات کا نتیجہ یہ ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء کی ملاقات حضرت قتادہؓ سے ثابت ہی نہیں کیونکہ بقول علامہ عینی کے ان کی وفات ۱۲۵ھ میں ہوئی اور ان کی کل عمر بقول ابن حبان ۸۳ برس سال ہے تو اس حساب سے محمد بن عمرو بن عطاء کی ولادت ۴۲ھ بنتی ہے جبکہ حضرت قتادہؓ کا جنازہ حضرت علیؓ نے پڑھایا ہے اور ان کی شہادت ۴۰ھ میں ہوئی ہے تو اس اعتبار سے حضرت قتادہؓ حضرت علیؓ سے پہلے فوت ہوئے ہیں بقول خطیب بغدادی کے ۳۸ھ میں ان کی وفات ہے۔ تو جب ابو قتادہؓ محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش سے تقریباً چار سال پہلے ہی وفات پا چکے تھے تو اس مجلس میں کیسے شریک ہو گئے؟

اور امام بخاریؒ نے جز رفع یدین میں بھی ایسی کوئی روایت نقل نہیں فرمائی جن سے باقی نو (۹) صحابہ کرامؓ کا پتہ چل سکے کہ وہ کون کون تھے۔ مگر رفع یدین کرنے والے حضرات مندرجہ ذیل صحابہ کرام کا نام لے کر گنتی پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(۱) حضرت سلمان فارسیؓ ان کی وفات ۳۵ھ میں ہوئی۔

(الاکمال لصاحب المشکوٰۃ حرف سین)

(۲) حضرت عمار بن یاسرؓ ان کی وفات ۳۷ھ صفین کے مقام میں ہوئی۔

(تنسیق النظام، ص ۳۲، تقریب جلد ۱، ص ۷۰۸، قدیمی)

(۳) حضرت ابوسعود بدریؓ ان کی وفات حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں ۳۸ھ میں ہوئی۔ (تنسیق النظام، ص ۳۹)

(۴) حضرت محمد بن مسلمہؓ بدری صحابی ہیں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ان کی وفات ۴۰ھ کے بعد ہوئی ہے۔ (تقریب جلد ۲، ص ۱۳۴) اور قرۃ العینین ص ۵۲ والرسائل طبع اول ص ۳۸۲ میں ۴۳ھ میں وفات لکھی ہے۔ (بحوالہ نور الایضاح، جلد ۲، ص ۱۵۵)

(۵) حضرت زید بن ثابتؓ ان کی وفات ۴۵ھ میں ہوئی۔ (تنسیق النظام، ص ۲۰)

(۶) حضرت امام حسن بن علیؓ کی وفات ۴۹ھ میں ہوئی۔ (تقریب جلد ۱، ص ۲۰۶)

(۷) حضرت سہل بن سعدؓ ان کی وفات ۸۸ھ میں ہوئی۔ (تقریب جلد ۱، ص ۳۹۹)

(۸) حضرت ابواسیدؓ

مگر یہ تمام نام بھی کسی صحیح سند سے کوئی ثابت نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ نے بخاری میں اور نہ ہی اپنے اس رسالہ جزء رفع یدین میں ان حضرات کا ذکر اس مجلس کے حوالہ سے کیا ہے۔

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ حضرت قتادہؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ جن کا نام اس مجلس کے حوالہ سے لیا جاتا ہے ان میں سے اکثر حضرات کی وفات تو اس مجلس کے حالات بیان کرنے والے راوی محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش سے پہلے ہی ہو چکی تھی تو وہ حضرات کیسے اس مجلس میں شامل ہو گئے؟ اس روایت کے حوالے سے مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی خنئیؒ نے بڑی ہی معقول بات ارشاد فرمائی ہے حضرت فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں کم از کم دس سال کا بچہ ہی کسی مجلس کے صحیح حالات محفوظ کر سکتا ہے۔

محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش ۴۰ھ میں ہوئی ہے تو لازماً یہ مجلس تقریباً ۵۰ھ میں قائم ہوئی ہوگی یا اس کے بعد آپ پہلے پڑھ آئے ہیں کہ جن صحابہ کرامؓ کا ذکر اس مجلس کے حوالے سے کیا جاتا ہے ان میں سے تو اکثر محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے تو یہ مجلس کب قائم ہوئی انتہی۔

اور جو زندہ تھے ان کی ملاقات بھی کسی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے کہ وہ اس مجلس میں

موجود تھے۔ الحاصل یہ روایت منقطع ہے محمد بن عمرو بن عطا کی ملاقات روایت میں مذکور کسی صحابی سے نہیں ہوئی ہے جیسا کہ امام طحاویؒ نے (طحاوی جلد ۱، ص ۱۳۴) میں فرمایا ہے اور یہی بات درست ہے۔

ایسی ضعیف اور منقطع روایت کی وجہ سے احناف کی متواتر نماز کو خلافت سنت کہنا محض سیدہ زوری ہے اور کچھ بھی نہیں۔

جواب نمبر ۳:

اس حدیث کی سند میں شدید اضطراب ہے۔

(۱) کہیں محمد بن عمرو بن عطاء خود حضرت ابو حمید ساعدیؒ سے روایت کرتے ہیں۔

(بخاری جلد ۱، ص ۱۱۴، جزء رفع یدین)

(۲) کسی روایت میں محمد بن عمرو بن عطاء ایک مجہول شخص سے روایت کرتے ہیں۔

(شرح معانی الآثار طحاوی جلد ۱، ص ۱۵۳)

اس روایت کا مدار ایک مجہول شخص پر ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء ایک مجہول شخص سے روایت کرتے ہیں اور اس قسم کی روایت محدثین کے ہاں قابل استدلال نہیں ہوتی۔

(۳) کبھی فرماتے ہیں کہ ”عن عباس و عیاش“ (ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۰۷)

ابوداؤد کی اس سند میں محمد بن عمرو بن عطاء اور ابو حمید ساعدی کے درمیان عباس بن سہل کے واسطے کا ذکر آیا ہے اگر اس مجلس کے واقعہ کو بیان کرنے والا عباس مان لیں تو یہ عمر میں محمد بن عمرو سے بھی چھوٹا ہے کیونکہ محمد بن عمر طبقہ ثالثہ کا راوی ہے۔ (تقریب جلد ۲، ص ۱۱۹) اور عباس بن سہل طبقہ رابعہ کا ہے۔ (تقریب جلد ۱، ص ۴۶۲) جب محمد بن عمرو کی ملاقات ثابت ہی نہیں تو بطریق اولیٰ ثابت نہیں ہو سکتی۔

اور یہ بھی معلوم نہیں کہ اصل راوی عباس ہے یا عیاش جیسا کہ سند میں موجود ہے اگر دوسرا راوی عیاش مان لیں تو یہ ہماری تحقیق کے مطابق مجہول راوی ہے۔ تو ایسی سند کسی طرح بھی قابل عمل نہیں ہو سکتی۔

(۴) سنن بیہقی کی سند میں ہے ”اخبار فی مالک عن عیاش اور عباس بن سہل“ کہ محمد بن عمرو بن عطاء مالک سے روایت کرتے ہیں وہ عباس یا عیاش ہے۔

(سنن بیہقی جلد ۲، ص ۱۰۱، بحوالہ نور الصباح جلد ۲، ص ۱۵۶)

تو اس سند میں محمد بن عمروؓ اور حضرت ابو حمیدؓ کے درمیان دو راویوں کا واسطہ بنتا ہے۔ ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بخاری والی روایت میں محمد بن عمرو براہ راست بغیر کسی واسطہ کے حضرت ابو حمیدؓ سے روایت کرتے ہیں جبکہ طحاوی والی سند میں ایک مجہول شخص کا واسطہ ہے اور ابو داؤد میں محمد بن عمروؓ اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو حمیدؓ کے درمیان ایک واسطہ موجود اور وہ بھی شک کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور بیہقی والی سند میں دو واسطوں کو بیان کیا گیا ہے تو یہ ہے اس روایت کا اضطراب جو کسی راوی کی کارستانی ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ مضطرب روایت باتفاق محدثین ضعیف ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۴:

اس حدیث کے متن میں بھی اضطراب ہے۔

(۱) حضرت ابو حمید ساعدیؓ کی حدیث جو بخاری شریف اور حدیث کی دیگر کتب میں ہے اس میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے۔ (بخاری جلد ۱، ص ۱۱۲) یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(۲) ابو داؤد میں حضرت ابو حمید الساعدیؓ کی حدیث جو عبد الحمید بن جعفر کے طریق سے ہے اس میں تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں سے اٹھ کر تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کا ذکر ہے۔ (ابو داؤد جلد ۱، ص ۱۰۶)

(۳) مسند احمد میں حضرت ابو حمید الساعدیؓ کی روایت وہ بھی عبد الحمید بن جعفر سے ہی مروی ہے لیکن اس میں إذا قام من الركعتین (جب دو رکعتوں سے اٹھتے رفع یدین کرتے) کے بجائے إذا قام من السجدةین (جب دو سجدوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے) کے الفاظ ہیں نہ کہ دو رکعتوں سے۔ (مسند احمد ج ۱، ص)

لہذا معلوم ہوا کہ جیسے یہ روایت سند کے اعتبار سے مضطرب ہے اسی طرح اس کے متن میں بھی

اضطراب ہے اور مضطرب روایت کے متعلق محدثین کا مسلمہ اصول ہے کہ وہ ضعیف ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۵:

ابو حمید ساعدیؒ کی روایت میں صرف تکبیر اولیٰ کی رفع یدین کا ذکر بھی ہے وہ غیر مقلد نہیں بتاتے ہم وہ روایات یہاں پر نقل کرتے ہیں۔

اس روایت کو امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں نقل فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

حدثنا يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن خالد عن سعيد عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاء ح قال حدثني الليث عن يزيد ابن ابى حبيب ويزيد بن محمد عن محمد بن عمرو بن حلحلة عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فذكرنا صلوة النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم رايته اذا كبر جعل يديه من حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه واذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل باطراف اصابع رجليه القبلة فاذا جلس في الركعتين جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى فاذا جلس في الركعة الاخرة قدم رجله اليسرى ونصب الاخرى وقعد على مقعدته.

(بخاری جلد ۱، ص ۱۱۴، حدیث نمبر ۸۲۸، باب سنة الجلوس في التشهد)

پہلی سند:

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے لیث نے، وہ خالد سے، وہ سعید سے، وہ محمد بن عمرو بن حلحہ سے، وہ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔

دوسری سند:

امام بخاریؒ فرماتے ہیں مجھ سے لیث نے بیان کیا، وہ یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد

سے، وہ محمد بن عمرو بن حلقہ سے اور وہ محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ محمد بن عمرو بن عطاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے تو ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے (جماعت صحابہ کے سامنے) فرمایا مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز آپ سب لوگوں سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب تکبیر تحریمہ کہتے تو دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جب رکوع کرتے تو ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑتے پھر اپنی پشت کو برابر کر دیتے پھر رکوع سے اٹھتے تو بالکل سیدھے اس طرح کھڑے ہوتے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجاتا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھتے کہ ان کو زمین پر بچھاتے نہ سکیڑ لیتے اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ سجدہ میں قبلہ کی جانب ہوتا پھر جب آپ دو رکعت پڑھ کر بیٹھتے تو داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور پھر جب آپ آخری رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کرتے تو اس طرح بیٹھتے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں کو آگے کی جانب نکال دیتے اور اپنی سرین پر بیٹھ جاتے۔

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ بخاری شریف کی یہ روایت جو ابو حمید ساعدیؓ ہی سے مروی ہے اس میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے۔ رکوع جاتے رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کا ذکر نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بخاری شریف کی روایت میں عبد الحمید بن جعفر نہیں ہے۔ جو کہ تقدیر کا منکر اور ضعیف راوی ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

رفع یدین کرنے والے اور رات دن بخاری بخاری کی رٹ لگانے والے حضرات ذرا سوچیں کہ یہاں پر ان کا اصول کہاں گیا کہ بخاری شریف سب سے صحیح کتاب ہے اس کے مقابلے میں کسی روایت کی وہ اہمیت نہیں جو بخاری شریف کی روایت کی ہے۔ لیکن یہاں پر تو بخاری کو چھوڑ دیا اور جزء رفع یدین کی روایت پر عمل کر لیا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں جو معیار حدیث کے نقل کرنے کا رکھا ہے وہ جزء رفع یدین میں نہیں رکھا اس لیے جزء میں آپ نے صحیح ضعیف ہر قسم کی روایات جمع فرمادی ہیں۔ قارئین اس

بات کو ضرور مد نظر رکھیں۔

اور ابو حمید ساعدیؒ والی روایت بخاری شریف کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی مختلف سندوں سے مروی ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۲:

اخبرنا ابو طاهر حدثنا ابو بکر حدثنا عيسى بن ابراهيم الغافقي المصري، حدثنا ابن وهب عن الليث بن سعد عن يزيد بن محمد القرشي ويزيد بن ابي حبيب عن محمد بن حنبل عن وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتُه اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه فاذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش.

(صحيح ابن خزيمة جلد ۱، ص ۳۲۴، باب استقبال اطراف اصابع اليدين المكتب الاسلامي بيروت)

امام ابو بکر ابن خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ خبر دی ہمیں ابوطاہر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابو بکر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے عیسیٰ بن ابراہیم مصری نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابن وهب نے، وہ لیث بن سعد سے، وہ یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابی حبيب سے وہ محمد بن حنبل سے، وہ فرماتے ہیں کہ محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرام کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہو گیا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؒ نے فرمایا کہ میں صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے پس جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر

رکھ کر پکڑ لیتے پھر پیٹھ سیدھی کرتے پس جب (رکوع) سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ اپنی اپنی جگہ آ جاتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بچھائے بغیر رکھتے۔

حدیث نمبر ۳:

اخبرنا ابو طاہر حدثنا ابو بکر حدثنا ابو زہیر عبد المجید بن ابراہیم المصری، حدثنا شعیب یعنی ابن یحییٰ التجیبی حدثنا یحییٰ بن ایوب عن یزید بن ابی حبیب ان محمد بن عمرو بن حلحلة حدثه عن محمد بن عمرو بن عطاء أنه کان جالساً مع نفر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال أبو حمید الساعدی أنا کنت أحفظکم لصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتہ إذا کبر جعل یدیه حذاء منکبیه فإذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار منه مکانه واذا سجد وضع یدیه غیر مفتش .

(صحیح ابن خزیمہ جلد ۱، ص ۳۲۷، باب فتح اصابع الرجلین فی

السجود مکتب الاسلامی بیروت)

امام ابوبکر بن خزیمہ فرماتے ہیں کہ خبر دی ہمیں ابوطاہر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوبکر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابوزہیر عبد المجید بن ابراہیم مصری نے وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے شعیب یعنی ابن یحییٰ التجیبی نے، وہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے یحییٰ بن ایوب نے، وہ یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں بے شک یزید بن ابی حبیب سے محمد بن عمرو بن حلحلة نے بیان کیا کہ محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے۔ پس صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو گیا تو سیدنا ابو حمید الساعدی نے فرمایا کہ میں صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر (تحریمہ) کہی تو

اپنے کندھوں کے برابر رخ الیدین کیا پس جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر جمالیا پھر پیٹھ سیدھی کر لی پس جب (رکوع) سے سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ اپنی اپنی جگہ آ گئے اور پھر جب سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو بچھائے بغیر رکھا۔
حدیث نمبر ۴:

اخبرنا ابو طاہر حدثنا ابو بکر، حدثنا بندار، حدثنا ابو داود، حدثنا فلیح بن سلیمان حدثنی العباس بن سہل الساعدی قال اجتمع ناس من انصار فیہم سہل بن سعد الساعدی وابو حمید الساعدی وابو اسید الساعدی فذکروا صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعونی احدثکم وانا اعلمکم بهذا قالوا فحدث قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الوضوء ثم دخل الصلاة وکبر فرفع یدیه حذو منکبیه ثم رکع فوضع یدیه علی رکتیه کالقابض علیہا فلم یصب رأسه ولم یقنعه ونحی یدیه عن جنبه ثم رفع رأسه فاستوی قائما حتی عاد کل عظم منه الی موضعه ثم ذکر بندار بقیة الحدیث وقال فی اخره فقال القوم کلهم هکذا كانت صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

(صحیح ابن خزیمہ جلد ۱، ص ۲۹۸، باب الاعتدال فی الرکوع والتجافی)
امام ابوبکر ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے ابوطاہر نے، وہ فرماتے بیان کیا ہم سے ابوبکر نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے بندار نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے ابو داؤد نے، وہ فرماتے ہیں بیان کیا ہم سے فلیح بن سلیمان نے وہ فرماتے ہیں سیدنا عباس بن سہل نے بیان فرمایا کہ انصاری لوگوں کا اجتماع ہو گیا ان میں سیدنا سہل بن سعد الساعدی و سیدنا ابو حمید الساعدی و سیدنا ابو اسید الساعدی بھی تھے تو صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو گیا پس سیدنا ابو حمید الساعدی نے فرمایا اور پکارا کہ میں بیان کرتا ہوں اور میں اس صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتا ہوں تو سب صحابہ نے فرمایا کہ بیان کر تو سیدنا

ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی پس رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا جیسا کہ ان کو قابو کیے ہوئے تھے پس نہیں سر کو پست کیا اور نہ بلند کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آ جاتی پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی ساری قوم نے (تصدیقاً) فرمایا اسی طرح رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی (جس طرح آپ نے بیان کی ہے)

حدیث نمبر ۵:

حدثني العباس بن سهل الساعدي قال اجتمع ناس من الانصار فيهم سهل بن سعد الساعدي وابو حميد الساعدي وابو اسيد الساعدي فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال (ابو) حميد الساعدي دعوني احدثكم فاننا اعلمكم بهذا قالوا فحدث قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الوضوء ثم دخل الصلاة و كبر فرفع يديه حذو منكبيه ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كالحايط عليهما فلم يصب رأسه ولم يقنعه ونحى يديه عن جنبيه ثم رفع رأسه فاستوى قائما حتى عاد كل عظم منه الى موضعه ثم ذكر بقية الحديث فقال القوم كلهم هكذا كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(صحیح ابن خزیمہ، جلد ۱، ص ۳۰۸، باب الاعتدال و طول القيام)

سیدنا عباس بن سہلؓ نے بیان فرمایا کہ انصاری لوگوں کا اجتماع ہو گیا ان میں سیدنا سہل بن سعد الساعدیؓ و سیدنا ابو حمید الساعدیؓ و سیدنا ابو اسید الساعدیؓ بھی تھے تو صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو گیا پس سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا اور پکارا کہ میں بیان کرتا ہوں اور میں اس صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتا ہوں تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ

بیان کرتو سیدنا ابوجمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی پس رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا جیسا کہ ان کو قابو کیے ہوئے تھے پس نہیں سر کو جھکایا اور نہ بلند کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آ جاتی پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی کہ ساری قوم نے (تصدیقاً) فرمایا اسی طرح رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تھی (جس طرح آپ نے بیان کی ہے)

حدیث نمبر ۶:

عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى فاذا سجد وضع يديه غير مفترش .

(صحیح ابن حبان، جلد ۵، ص ۱۸۵، حدیث نمبر ۱۸۶۹، باب ذکر خیر احتج بہ)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوجمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۷:

عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي

صلی اللہ علیہ وسلم قال فذكرنا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره.

(سنن الكبرى للبيهقي، جلد ۲، ص ۱۲۰، حديث نمبر ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، باب صفة الركوع)
 سيدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے۔ پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سيدنا ابو حميد الساعديؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
 حدیث نمبر ۸:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكرنا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه واذا سجد وضع يديه غير مفترش.

(سنن الكبرى للبيهقي، جلد ۲، ص ۱۸۳، حديث نمبر ۲۷۷۰، باب كيفية الجلوس في التشهد)

سيدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے۔ پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سيدنا ابو حميد الساعديؓ نے فرمایا کہ میں تم میں

سے صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۹:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش .

(معرفة السنن و آثار بيهقي، جلد ۳، ص ۴۶، حدیث نمبر ۳۶۲۳ تا ۳۶۲۶، باب كيفية الجلوس)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي

صلی اللہ علیہ وسلم قال فذكرنا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار الى مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش. (شرح السنه بغوى جلد ۳، ص ۱۲، حديث نمبر ۵۵۷)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدی نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریم) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سراٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
حدیث نمبر ۱۱:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار الى مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش. (شعار اصحاب الحديث للحاكم الكبير جلد ۱، ص ۵۵)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدی نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
حدیث نمبر ۱۲:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكرنا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتُه اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار الى مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش.

(التمهيد ابن عبد البر، جلد ۱۹، ص ۲۵۳، حدیث اول عبد الرحمن)
سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
حدیث نمبر ۱۳:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعديؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله

علیہ وسلم رأیتہ اذا کبر جعل یدیه حذو منکیبہ واذا رکع امکن یدیه من رکبتيہ ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی يعود کل فقار مکانہ فاذا سجد وضع یدیه غیر مفترش .

(التحقیق فی احادیث الخلاف ابن جوزی جلد ۱، ص ۴۰۳ حدیث نمبر ۵۴۶)
 سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
 حدیث نمبر ۱۴:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذكرنا صلاة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو حمید الساعدیؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رأیتہ اذا کبر جعل یدیه حذو منکیبہ واذا رکع امکن یدیه من رکبتيہ ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی يعود کل فقار فی مکانہ فاذا سجد وضع یدیه غیر مفترش .

(سنن الصغیر بیہقی جلد ۱، ص ۱۵۷، حدیث نمبر ۴۰۶ باب کیفیۃ الرکوع)
 سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور

جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۱۵:

حدثنا العباس بن سهل بن سعد الساعدي قال اجتمع سهل بن سعد وابو حميد (هو عبد الرحمن بن مسعود) و ابو اسيد كلهم من بني ساعدة فتذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد دعوني احدثكم عنها فانا اعلمكم بها رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم قام الى الصلاة فكبر ورفع يديه قال ثم سجد فامكن جبهته رافعة من الارض ونحى مرفقه عن جنبه وجعل يديه حذو منكبيه.

(الوسط ابن منذر جلد ۳، ص ۱۶۸، حدیث نمبر ۱۴۳۷، ذکر مکان الجبهة) سیدنا عباس بن سہل الساعدی سے مروی ہے کہ سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا ابو حمید الساعدی اور ابو اسید کا اجتماع ہو گیا یہ سب بنی ساعدہ میں سے تھے پس صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید نے فرمایا میں بیان کرتا ہوں اور میں آپ لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا پھر سجدہ کیا پس ٹکایا اپنے چہرے کو قریب کرتے ہوئے زمین سے اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور اپنے کندھوں کے برابر کئے رکھا۔

حدیث نمبر ۱۶:

حدثنا العباس بن سهل بن سعد الساعدي قال اجتمع سهل بن سعد وابو حميد و ابو اسيد كلهم من بني ساعدة فتذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد دعوني احدثكم عنها فانا اعلمكم بها رأيت النبي صلى الله عليه وسلم قام الى الصلاة وكبر ورفع ثم ركع فامكن كفيه

من ركبتيه كالقباض عليها ولم يقنع رأسه ولم يصويه وبحافى مرفقيه عن جنبه. (اوسط ابن منذر جلد ۳، ص ۱۵۴، حدیث نمبر ۱۴۰۲)

سیدنا عباس بن سہل الساعدی سے مروی ہے کہ سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا ابوجمید الساعدیؓ اور ابواسید کا اجتماع ہو گیا یہ سب بنی ساعدہ میں سے تھے پس صلاۃ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوجمیدؓ نے فرمایا میں بیان کرتا ہوں اور میں آپ لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا پس ٹکایا اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جیسا کہ ان کو پکڑا ہوا ہوا اور اپنے سر کو نہ جھکایا اور نہ بلند کیا اور اپنی کہنیوں کی پہلو سے جدار کھا۔

حدیث نمبر ۱:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء القرشي عن ابي حميد الساعدي ان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد انا احفظكم لها فوصف انه كان اذا كبر رفع يديه حذو منكبيه ثم قرأ ثم ركع فامكن يديه من ركبتيه وهصر ظهره ووصف من سجوده نحو ما يصف الناس.

(شعب الایمان بیہقی جلد ۴، ص ۴۹۹، حدیث نمبر ۲۸۶۹)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہو گیا تو سیدنا ابوجمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پس انہوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے پھر پیٹھ سیدھی کرتے اور انہوں نے بیان کیا سجدوں کا اسی طرح جیسے لوگ بیان کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۸:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكرنا صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتُه اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار في مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش. (تغليق التعليق جلد ۲ ص ۳۳۰)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۱۹:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكرنا صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدي انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتُه اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش.

(الانوار فی شمائل النبی المختار للبغوی ج ۱، ص ۳۸۱، ۳۸۲، رقم

۵۱۶، باب صفة الصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس

صلاة نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۲۰:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكرنا صلاة النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعدیؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش.

(المحلی لابن حزم ج ۳، ص ۴۱، ۴۲، مسألة فی الصلاة اربع جلسات)
سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔

حدیث نمبر ۲۱:

وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي

صلی اللہ علیہ وسلم قال فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعديؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش .

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۲۶، ص ۲۵۸، ترجمہ عباس بن سهل رقم ۳۰۹۸)
 سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
 حدیث نمبر ۲۲:

عن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسا مع نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال فذكروا صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو حميد الساعديؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيتہ اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره واذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش . (خلافيات للبيهقي ج ۲، ص ۴۰۴، رقم ۱۷۸۷)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول اللہ علیہ وسلم کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں۔
حدیث نمبر ۲۳:

و ثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي رضى الله عنه في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم احدهم ابو قتادة رضى الله عنه قال قال ابو حميد رضى الله عنه انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا لم فوالله ما كنت اكثر ناله تبعة ولا اقدمنا له صحبة فقال بلى قالوا فاعرض فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه قال فقالوا جميعا صدقت هكذا كان يصلي. (شرح معاني الآثار الطحاوی، ج ۱، ص ۱۹۵، رقم ۱۱۶۳)

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء نے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابو حمید الساعدیؓ کو دس اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں سنا ان میں سیدنا ابو قتادہؓ بھی تھے سیدنا ابو حمیدؓ نے فرمایا کہ میں تم سے صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جانتا ہوں سب نے کہا اللہ کی قسم کیسے؟ تو ہم سے زیادہ تابع داری کرنے والا نہیں اور نہ ہی ہم سے صحبت اٹھانے میں زیادہ ہو تو سیدنا ابو حمیدؓ نے فرمایا یقیناً ایسا ہے تو سب نے کہا تو بیان کر پس سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے تھے تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہی نماز پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۲۴:

عن ابی حميد الساعديؓ انه كان يقول لا صحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اعلمكم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام

الى الصلاة كبر ورفع يديه حذاء وجهه.

(شرح معانی الآثار الطحاوی، ج ۱، ص ۱۹۶، رقم ۱۱۶۹)

سیدنا ابو حمید الساعدیؒ سے روایت ہے انہوں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں تم سے صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جانتا ہوں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے تھے اور رفع الیدین چہرے کے برابر کرتے تھے۔

قارئین! آپ نے دیکھا کہ بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث میں حضرت ابو حمید ساعدیؒ کی مروی روایت میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے اس کے علاوہ کا نہیں۔ اور جس سند میں عبد الحمید بن جعفر ضعیف راوی ہے صرف اسی میں دیگر مقامات کے رفع یدین کا ذکر ہے۔

جواب نمبر ۶:

حضرت ابو حمید الساعدیؒ کا دیگر صحابہ کرامؓ کو یہ کہنا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جانتا ہوں اور صحابہ کرامؓ کا جواب میں یہ کہنا کہ تم نہ ہم سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی ہم سے پہلے مسلمان ہوئے ہو جیسا کہ ابو داؤد جلد ۱ ص ۱۰۶، حدیث نمبر ۷۳۰ میں موجود ہے روایت میں موجود یہ بات درست نظر نہیں آتی کیونکہ ابو حمید ساعدیؒ کی اسی حدیث کے بعض طرق سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ان دس صحابہ میں سے ابو اسید الساعدیؒ اور محمد بن مسلمہؒ اور حضرت ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعد الساعدیؒ بھی تھے۔

حضرت ابو حمید ساعدیؒ جنگ اُحد اور اس کے بعد دوسری اسلامی جنگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ۷ ہجری میں اسلام لائے اور سہل بن سعد الساعدیؒ کسی جنگ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہ تھے کیونکہ یہ صغار (چھوٹے) صحابہ میں سے ہیں لہذا حضرت ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعد الساعدیؒ کس طرح حضرت ابو حمید ساعدیؒ کو کہہ سکتے ہیں کہ آپ ہم سے پہلے اسلام نہیں لائے اور نہ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم سے زیادہ صحبت اختیار کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ عبد الحمید بن جعفر کے حافظہ کی خرابی کے وجہ سے یہ جھوٹی بات اس روایت میں آگئی ہے ورنہ صحابہ کرامؓ سب عدول اور سچے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے سچے ہونے کی گواہی خود قرآن مجید میں موجود ہے۔ لہذا یہ روایت قطعاً غلط ہے۔ (بحوالہ نور الصباح جلد ۲، ص ۱۵۴)

جواب نمبر ۷:

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ اس حدیث کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔
یہ مجلس مدینہ منورہ میں منعقد ہوئی بعض روایات کے مطابق جس میں دس صحابہ کرامؓ بھی تھے اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے اس مجلس میں فرمایا ”انا اعلمکم بصلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ یعنی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کون سا مسئلہ تو زیادہ جانتا ہے؟ تو ابو حمید رضی اللہ عنہ نے رکوع کی رفع یدین کا مسئلہ بتایا تو سب نے تصدیق کی کہ واقعی یہ مسئلہ تو ہی جانتا ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ ۶۰ھ سے پہلے اہل مدینہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس رفع یدین کو جانتے تک نہ تھے تو عمل کہاں؟ اور ابو حمیدؓ نے بھی ”انا اعلمکم“ فرمایا یعنی میں تم سے زیادہ جانتا ہوں نہ کہ ”انا اعملکم“ فرمایا کہ میں تم سے زیادہ عمل کرنے والا ہوں۔ گویا مسئلہ رفع یدین ان دس صحابہ میں سے کسی کے نہ علم میں تھا نہ عمل میں، البتہ ابو حمید رضی اللہ عنہ کے علم میں تو تھا عمل میں ان کے بھی نہ تھا۔ اس سے واضح ہو گیا کہ مدینہ منورہ میں عملی تواثر ترک رفع یدین کو حاصل تھا۔ (جزء رفع یدین مترجم مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی ص ۲۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

ایک مثال سے اس حدیث کا جواب:

حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ ایک غیر مقلد حکیم کو اس حدیث کا مطلب سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب میں آپ کی مجلس میں یہ دعویٰ کروں کہ فلاں بیماری کے بارے میں، میں آپ سے زیادہ نسخے جانتا ہوں تو آپ اور آپ کی مجلس کے سب لوگ میری اس بات کا یہی مطلب سمجھیں گے کہ اس کے پاس کوئی ایسا نسخہ ہے جو ہمارے علم میں نہیں

پھر اگر میں وہ بتاؤں اور وہ نسخہ آپ پہلے نہ جانتے ہوں تو آپ میری تصدیق کریں گے کہ آپ کا دعویٰ سچا ہے واقعی یہ نسخہ ہمیں پہلے معلوم نہیں اور وہ نسخہ آپ کو پہلے معلوم ہو تو آپ تصدیق کے بجائے میری تکذیب کریں گے کہ بالکل غلط یہ نسخہ ہم تو جانتے ہیں۔

ایک مجلس میں دس صحابہ اور کئی تابعین موجود ہیں، حضرت ابو حمید ساعدی ایک تو دعویٰ کرتے ہیں۔ ”انا اعلمکم بصلوة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ یعنی عملی طور پر اگرچہ میری اور آپ کی نماز میں کوئی فرق نہیں، لیکن علمی طور پر مجھے بعض مسائل کی تم سے زیادہ واقفیت ہے جو میں جانتا ہوں، تم نہیں جانتے ان لوگوں نے کہا فرمائیے وہ کون سا مسئلہ ہے؟ تو آپ نے رکوع کی رفع یدین اور تیسری رکعت کی رفع یدین کا مسئلہ بتایا۔ تو سب نے کہا واقعی آپ نے سچ فرمایا کہ یہ مسئلہ صرف آپ کے ہی علم میں تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دور صحابہ میں رفع یدین عند الركوع اور تیسری رکعت کے شروع والی رفع یدین ایسی متروک تھی کہ اس پر عمل تو کجا اتنی بڑی مجلس جس میں دس صحابہ بھی تھے ان کو اس مسئلے کا علم بھی نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ نہ صحابہ سے سنا نہ اس پر کسی کو عمل کرتے دیکھا۔ (تجلیات صفحہ جلد ۲، ص ۲۹۷)

قارئین کرام! اثبات رفع یدین میں پیش کی جانے والی ایک مشہور روایت کا حال آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہے اس حدیث کے مختلف جوابات سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ حدیث کئی وجوہ سے شدید ضعیف مضطرب اور ناقابل عمل ہے۔ اور اس قسم کی ضعیف اور ناقابل عمل روایت کو بنیاد بنا کر امت کے متواتر طریقہ نماز کو خلاف سنت کہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔